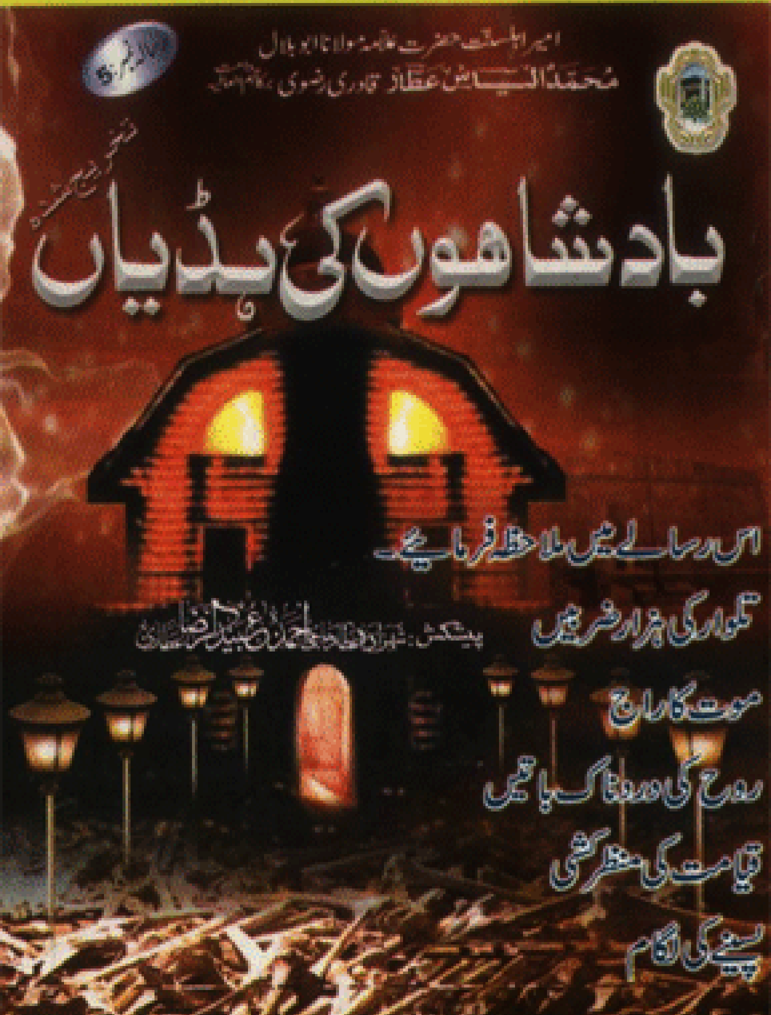

4921389-90-91
2201479 ,2314045-2203311
Email:maktaba@dawateislami.net/www.dawateislami.net/www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بادشاہوں کی ہڈیاں

شیطان لاکھ سُستی دِلائے، یہ رِسالہ مکمّل پڑھ لیجئے آپ اپنے دِل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع (سندھ) (۱،۲،۳ صفرالمظفر ۱۴۲۴ھ اتوار بابُ المدینہ کراچی) میں فرمایا۔ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ عبید الرضا ابن عطار﴾

شفاعت کی بشارت

رَحمتِ عالم، نورِ مُجسم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمم، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، ''جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔'' (القول البدیع ص ۱۱۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

منقول ہے کہ ایک بادشاہ شکار کیلئے نکلا مگر جنگل میں اپنے مُصاحِبوں سے بچھڑ گیا۔ اُس نے ایک کمزور اور غمگین نوجوان کو دیکھا جو انسانی ہڈّیوں کو اُلٹ پلٹ رہا ہے، پوچھا، تمہاری یہ حالت کیسے ہوگئی ہے اور اِس سُنسان بیابان میں اکیلے کیا کر رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا، میرا یہ حال اِس وجہ سے ہے کہ مجھے طویل سَفَر درپیش ہے۔ دو مُوَکِّل (دِن اور رات کی صورت میں) میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مجھے خوف زدہ کر کے آگے کو دَوڑا رہے ہیں۔ یعنی جو بھی دِن اور رات گزرتے ہیں وہ مجھے موت سے قریب کرتے چلے جا رہے ہیں، میرے سامنے تنگ و تاریک تکلیفوں بھری قَبر ہے، آہ! گلنے سڑنے کے لئے عنقریب مجھے زیرِ زمین رکھ دیا جائے گا، ہائے! ہائے! وہاں تنگی و پریشانی ہوگی، وہاں مجھے کیڑوں کی خوراک بننا ہوگا، میری ہڈّیاں جدا جدا ہو جائیں گی اور اسی پر اِکتِفاء نہیں بلکہ اس کے بعد قِیامت برپا ہوگی جو کہ نہایت ہی کٹھن مَرحلہ ہوگا۔ معلوم نہیں بعد ازاں میرا جنّت ٹھکانہ ہوگا یا معاذَ اللہ جہنَّم میں جانا ہوگا۔ تم ہی بتاؤ، جو اتنے خطرناک مَراحِل سے دوچار ہو وہ بھلا کیسے خوشی منائے؟ یہ باتیں سُن کر بادشاہ رنج و ملال سے نڈھال ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اس کے سامنے بیٹھ کر عرض گزار ہوا، اے نوجوان! آپ کی باتوں نے میرا سارا چین چھین لیا ہے اور دِل کو اپنی گِرفت میں لے لیا، ذرا اِن باتوں کی مزید وَضاحت فرما دیجئے، تو اُس نے کہا، یہ میرے سامنے جو ہڈّیاں جمع ہیں انہیں دیکھ رہے ہو! یہ ایسے **بادشاہوں کی ہڈیاں** ہیں جنہیں دُنیا نے اپنی زینت میں اُلجھا کر فریب میں مُبتَلا کر دیا تھا، یہ خود تو لوگوں پر حکومت کرتے رہے مگر غفلت نے ان کے دِلوں پر حکمرانی

کی، یہ لوگ آخِرت سے غافل رہے یہاں تک کہ انہیں اچانک موت آگئی! ان کی تمام آرزوئیں دھری رہ گئیں، نعمتیں سَلب کر لی گئیں۔قبروں میں ان کے جِسم گل سڑ گئے اور آج انتہائی کَسْمپُرسی کے عالَم میں ان کی ہڈّیاں بکھری پڑی ہیں۔ عنقریب ان کی ہڈیوں کو پھر زِندگی ملے گی اور ان کے جِسم مکمَّل ہو جائیں گے، پھر انہیں ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا اور یہ نِعموں والے گھر جنّت یا عذاب والے گھر دوزخ میں جائیں گے۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان بادشاہ کی آنکھوں سے اَوجھل ہو گیا، معلوم نہیں کہاں چلا گیا! اِدھر خُدّام جب ڈھونڈتے ہوئے پہنچے تو بادشاہ کا چہرہ اُداس اور اس کی آنکھوں سے سَیل اَشک رَواں تھا۔ رات آئی تو بادشاہ نے لباسِ شاہی اُتارا، اور دو چادریں جسم پر ڈال کر عبادت کیلئے جنگل کی طرف نکل گیا پھر اس کا پتا نہ چلا کہ کہاں گیا۔رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ عَلیہِما (روض الرّیاحین ص ۲۰۰ طبعة دار الکتب العلمیه)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں سفرِ آخِرت کی طِوالت اور اس میں پیش آنے والی حالت کا کس قَدَر فکر انگیز بیان ہے۔پُر اَسرار مُبلِّغ نے **بادشاہوں کی ہڈیاں** سامنے رکھ کر قَبْر وحَشْر کی جو منظر کشی کی وہ واقِعی عبرت ناک ہے۔ قبر وحَشْر کا مُعامَلہ نہایت ہولناک ودشوار ہے مگر اس سے قبل موت کا مَرحلہ بھی انتہائی کَربناک ہے اس میں نَزْع کی سختیوں، مَلکُ المَوت علیہ السّلام کو دیکھنے اور بُرے خاتِمے کے خوف جیسے انتہائی ہوش رُبا مُعاملات ہیں۔چُنانچہ

کانٹے دار شاخ

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، موت اُس ٹہنی کی مانند ہے جس میں کثیر کانٹے ہوں اور اُسے کسی شخص کے پیٹ میں داخِل کیا جائے اور جب ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوَست ہو جائے پھر کوئی کھینچنے والا اُس شاخ کو زور سے کھینچے تو وہ (کانٹے دار ٹہنی) کچھ (گوشت کے ریشے وغیرہ) ساتھ لے آئے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔ (مُکاشَفَةُ القُلوب ص ۱۶۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

تلوار کی ہزار چوٹیں

حضرتِ علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خدا عزّوجل و کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجْہہ الکرِیْم جہاد کی ترغیب دلاتے اور فرماتے، اگر تم شہید نہیں ہوگے تو مرجاؤ گے۔ اُس ذات کی قَسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، تلوار کی ہزار ضربیں بھی میرے نزدیک بستر پر موت سے بہتر ہے۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۱٦۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجْہہ الکرِیْم نے یہ اِس لئے فرمایا کہ شہید بوَقتِ شہادت جنّت کے خوشنُما نظّاروں بلکہ خداعزّ وجل چاہے تو میٹھے میٹھے مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حَسین جلووں میں گُم ہو جاتا ہے اور اُسے نَزْع کی سختیوں کا اِحساس نہیں ہوگا۔ جب کہ عام حالات میں مرنے والا سَکرات کی شدید تکالیف سے دوچار ہوتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سکرات میں گر رُوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ نظر ہو　　ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

خوفناک صورت

ایک رِوایَت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے ملکُ الْموت علیہ السلام سے فرمایا، کیا تم مجھے وہ صورت دِکھا سکتے ہیں جس میں تشریف لاکر کافِروں کی روح قَبْض کرتے ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل علیہ السلام نے کہا، آپ علیہ السلام سہہ نہیں سکیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیٰ نبیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے کہا، کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔ اُنہوں نے کہا، تو آپ مجھ سے الگ ہوجایئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیٰ نبیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام الگ ہوگئے۔ پھر اُدھر مُتَوَجِّہ ہوئے تو مُلاحَظہ کیا، کالے کپڑوں میں ملبوس ایک سیاہ فام شخص جس کے بال کھڑے ہیں، بدبو آرہی ہے اُس کے مُنہ اور نتھنوں سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیٰ نبیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب ہوش آیا تو ملکُ الْموت علیہ السلام اپنی اصلی حالت پر آچکے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، اے ملکُ الْموت علیہ السلام موت کے وقت صِرف تمہاری صورت دیکھنا ہی کافِر کیلئے بہُت بڑا عذاب ہے۔ (مُکاشَفَۃُ القلوب ص ۱٦۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

موت کا راج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! موت کے جھٹکوں اور نزع کی سختیوں کا علم ہونے کے باوجود افسوس ! ہم اِس دُنیا میں اطمینان کی زندگی گزار رہے ہیں، آہ! ہمارا ہر سانس موت کی طرف ایک قدم اور ہمارے شب و روز موت کی جانب ایک ایک میل ہیں۔ چاہے کوئی زندگی کی کتنی ہی بہاریں لوٹنے میں کامیاب ہو جائے مگر اسے موت کی خزاں سے دوچار ہونا ہی پڑیگا۔ کوئی چاہے کتنا ہی عیش و عشرت کی زندگی گزارے مگر موت تمام تر لذّتوں کو ختم کر کے ہی رہے گی۔ کوئی خواہ کتنا ہی اَہل و عِیال اور دوست و اَحباب کی رونقوں میں دِلشاد ہولے مگر موت اُسے جدائی کا غم دے کر ہی رہے گی، آہ! کتنے مغرور آبرو دار موت کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہو گئے، نہ جانے کتنے ظالم حکمرانوں کو موت نے ان کے بُلند محلّات سے نکال کر قبر کی کال کوٹھری میں ڈال دیا۔ نہ جانے کیسے کیسے افسروں کو موت نے کوٹھیوں کی وُسعتوں سے اُٹھا کر قبر کی تنگیوں میں پہنچا دیا، کتنے ہی وزیروں کو بنگلوں کی چکا چوند روشنیوں سے قبر کی تاریکیوں میں مُنتَقِل کر دیا۔ آہ! موت ہی کے سبب بَہُت سارے دولہے مچلتے ارمانوں کے ساتھ آراستہ و پیراستہ حُجرۂ عروسی میں داخِل ہونے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی تنگ و تاریک قبروں میں چلے گئے، نہ جانے کتنے ہی نوجوان شادی کی مسرتوں کے ذَرِیعے اپنی جوانی کی بہاریں دیکھنے سے قبل ہی موت کا شِکار ہو کر وَحشتناک قبروں میں جا پہنچے۔

بے وفا دنیا پہ مت اِعتِبار	تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے	خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا	کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا !
تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟	تُو یہاں زِندہ رہے گا کب تلک؟

ویران مَحلّات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! مَعْصِیَت پر ڈٹے رہنے کے سبب اگر دُنیا بھی جاتی رہی اور دین بھی برباد ہو گیا تو کیا کرو گے! اللہ تبارَکَ وتعالیٰ پارہ ۱۷ سورۃُ الحجّ کی ۴۵ ویں آیت میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فکاین مِّن قریة اھلکنھا وھی ظالمة فھی خاوية علیٰ عروشھا وبئرٍ مُّعطلة و قصرٍ مَّشید

ترجمۂ کنزالایمان : اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپا دیں (یعنی وہاں کے رہنے والوں سمیت ہلاک کر دیں) کہ وہ سِتم گار (یعنی ظالم کُفّار پر مُشتمل) تھیں، تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھی (گری) پڑی ہیں اور کتنے کُنویں بیکار پڑے (یعنی ان میں کوئی پانی بھرنے والا نہیں) اور کتنے محل گچ کئے ہوئے (یعنی ویران پڑے ہیں)۔

قَبْر کی تاریکیاں

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے ، کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جنہوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تقوِیت بخشی؟ کِدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بے شک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔ (ذَمُّ الْهَوىٰ باب ۵۰ ص ۴۹۸ طبعة دار الكتب العلميه)

غفلت کی چادر تانے سونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں۔ شدّتِ موت کو سہنا، تاریکیٔ گور، اُس کی وَحشت ، کیڑے مکوڑوں کی خوراک بننا، ہڈّیوں کا بُوسیدہ ہو جانا، تاقِیامت قبر میں پڑے رہنا اور حَشْر اور حسابِ اعمال ، ان تمام مُعامَلات کو جاننے کے باوُجود غفلت کی چادر تان کر سَوئے رہنا یقیناً تشویشناک ہے۔

گریۂ عُثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّورَین ، جامِعُ القرآن عثمانِ غَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قَبْر کے قریب کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارَک تَر ہو جاتی۔ اس بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسْتِفسار کیا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنّت و دوزخ کے تذکِرہ پر نہیں روتے مگر جب کسی قبر کے قریب کھڑے ہوتے ہیں تو اس قدر گِریہ وزاری فرماتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سیِّدُ المرسلین، شفیعُ المُذنِبین ، رحمةٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک آخرت کی سب سے پہلی منزِل قَبْر ہے۔قبر والے نے اس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعامَلہ آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعامَلہ زِیادہ سخت ہے۔ (سنن ابنِ ماجه رقم الحديث ۴۲۶۷ ج ۴ ص ۵۰۰ مطبوعه دار المعرفة بيروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا عثمانِ غَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دُنیا ہی میں بزَبانِ مالکِ خُلد وکوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنّت کی بِشارت ملنے کے باوُجُود کس قدر خوفِ خداعزوجل لاحِق رہتا اور ایک طرف ہماری حالت ہے کہ ہمیں اپنے ٹھکانے کا علم نہیں اس کے باوُجود گناہوں کے دَلدَل میں اپنے آپ کو دھنساتے چلے جا رہے ہیں اور مَعْصِیت کے انبار کے باوُجود خوشیوں سے جھومے جا رہے ہیں اور قَبْر کی دَردناک پکار سے یکسر غافِل ہیں۔

قَبْر کی پُکار

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سَمر قندی رضی اللہ تعالٰی عنہ نَقْل فرماتے ہیں کہ قَبْر روزانہ پانچ مرتبہ یہ نِداء کرتی ہے، (۱) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانہ ہے۔ (۲) اے آدَمی! تُو مجھ پر عمدہ عمدہ کھانے کھاتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔ (۳) اے آدَمی! تو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اندر آکر روئے گا۔ (۴) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہوگا۔ (۵) اے آدَمی! تو میری پیٹھ پر گُناہ کرتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں مُبتَلائے عذاب ہوگا۔ (تَنبِیۃُ الْغافلین ص ۱۵ مطبوعه دار ابن کثیر بیروت)

قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار — مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھری — مجھ میں سُن وَحشت تجھے ہوگی بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا — ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
تیرا فن تیرا ہنر عُہدہ تِرا — کام آئے گا نہ سرمایہ تِرا
دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخِرت میں مال کا ہے کام کیا
دِل سے دُنیا کی مَحبت دُور کر — دل نبی کے عِشق سے معمور کر
لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے — بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے

رُوح کی دَرْد ناک باتیں

منقول ہے کہ رُوح جب جِسْم سے جُدا ہوتی ہے اور اُس پر سات دِن گزرتے ہیں تو اللہ عزّوجل کی بارگاہ میں عَرْض کرتی ہے، اے ربّ عزّوجل! مجھے اجازت عطا فرما کہ میں اپنے جِسْم کا حال دَرْیافت کروں۔ تو اُسے اجازت مل جاتی ہے، پھر وہ اپنی قَبْر کی طرف آتی ہے، اسے دُور سے دیکھتی، اور اپنے جِسْم کو مُلاحَظہ کرتی ہے کہ مُتَغَیِّر (یعنی بدلا ہوا) ہے اور اس کے نتھنوں، مُنہ، آنکھوں اور کانوں سے پانی رَواں ہے۔ وہ اپنے جسم سے کہتی ہے، بے مثال حُسن و جمال کے بعد اب تُو اس حال میں ہے! یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ پھر سات دِن کے بعد اِجازت لے کر دوبارہ قَبْر پر آتی اور دُور سے دیکھتی ہے کہ مُردے کے مُنہ کا پانی خون ملی پیپ، آنکھوں کا پانی خالص پیپ اور ناک کا پانی خون بن چکا ہے۔ تو اُس سے کہتی ہے، اب تو اِس حال پر پہنچ چکا ہے! یہ کہہ کر پرواز کر جاتی ہے۔ پھر سات روز کے بعد اِجازت لیکر اُسی طرح دُور سے دیکھتی ہے، تو حالت یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کی پُتلیاں چہرے پر ڈھلک چکی ہیں، پیپ کیڑوں میں تبدیل ہو چکی ہے، کیڑے اُس کے مُنہ سے داخِل ہوکر اور ناک

سے نکل رہے ہیں۔ تب وہ جِسم سے کہتی ہے کہ تُو ناز و نِعَم میں پلنے کے بعد اب اِس حال کو پہنچ گیا ہے! اللہ عزَّ وجل کی قسم! تقویٰ و نیک عمل کے علاوہ کسی چیز نے قبر میں کسی کو فائدہ نہ پہنچایا۔ (الرَّوْض الفائق مجلس ۲۹ ص ۲۳۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نیک شخص کی نشانی

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص نے اِسْتِفْسار کیا، یارسول اللہ عزَّ وجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زِیادہ زاہد کون ہے؟ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قَبْر اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے، دُنیا کی زینت کو چھوڑ دے، فناء ہونے والی زِندگی پر باقی رہنے والی کو تَرجیح دے اور کل آنے والے دِن کو اپنی زندگی میں گنتی نہ کرے نیز اپنے آپ کو قَبْر والوں میں شُمار کرے۔ (مصنف ابن اَبی شَیبہ ج رقم الحدیث ۲۴۳۰۷ ج ۷ ص ۹۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جیسی کرنی وَیسی بھرنی

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے، بے شک تم گردِشِ ایّام میں ہو اور موت اچانک آجائیگی، جس نے بھلائی کا بیج بویا عنقریب وہ اُمّید کے فَصْل کاٹے گا اور جس نے بُرائی کاشْت کی جلد ہی نَدامت کی کھیتی پائے گا۔ ہر کاشتکار کیلئے اُسی کی کھیتی ہے۔ (دم الھویٰ باب ۵۰ ص ۴۹۸ طبعۃ دار الکتب العلمیہ)

ابھی سے تیّاری کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی عقلمند وُہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لے لے اور یوں قبر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قبر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟ امیر ہو یا فقیر وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، نَمازیں قصداً قضاء کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ و رسول عزَّ وجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ناراضگی کی صورت میں سِوائے حَسرت و نَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا اور جس نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی پابندی کی، رَمَضانُ الْمُبارَک کے عِلاوہ نفلی روزے بھی رکھے، کُوچہ کُوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قرآنِ پاک کی تعلیم نہ صِرف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک درس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرس جاری کیا، سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں باقاعِدگی سے سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دلائی، روزانہ مَدَنی انعامات

کا کارڈ پُر کر کے ہر ماہ اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروایا تو اِنْ شَاءَ اللّٰه عزوجل اُس کی قبر میں حشر تک رَحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے جلوہ فرما ہوگی جب طَلعت رسولُ اللہ کی عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم

قیامت کی منظر کشی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! آہ! پیدا ہو ہی گئے تو اب مرنا بھی پڑے گا۔ ہائے ہائے ! ہم گنہگاروں کا کیا بنے گا ! موت کی تکالیف اور قبر میں مُدّتوں گلتے سڑتے رہنے ہی پر اِکتفاء نہیں قبروں سے دوبارہ اُٹھنا اور قِیامت کا بھی سامنا کرنا ہے، قِیامت کا دِن سخت ہولناک ہے اور اس میں کئی دُشوار گزار گھاٹیاں ہیں۔ قِیامت کے بھیانک منظر کا تصوُّر جمانے کی کوشش کیجئے، آہ! آہ! آہ! تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین پر تمام مخلوق اکٹھی ہوگی، ستارے جھڑ جائیں گے اور چاند و سورج کے بے نور ہونے کے باعِث گھُپ اندھیرا چھا جائے گا مگر روشنی خَتم ہونے کے باوُجود تپِش برقرار رہے گی۔ اہلِ محشر اسی حالت میں ہونگے کہ اچانک آسمان ٹوٹ پڑے گا اور اس کے پھٹنے کی آواز کس قدر بھیانک ہوگی اس کا تصوُّر کیجئے، پہاڑ دُھنی ہوئی روئی کی طرح اُڑ جائیں گے اور لوگ ایسے ہونگے جیسے پھیلے ہوئے پتنگے۔ کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی بھائی سے آنکھ نہ ملائے گا، دوست دوست سے منہ چھپائے گا، بیٹا باپ سے پیچھا چھڑوائے گا، شوہر بیوی کو دُور ہٹائے گا اور بیٹا ماں کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ اَلغَرض کوئی بھی کسی کے کام نہ آئے گا۔ سنو! سنو! دِل کے کانوں سے سنو ۳۰ ویں پارے کی سورۃُ القارِعہ میں قِیامت کی اِس طرح منظر کشی کی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القارعة ماالقارِعة ومآادرٰک ماالقارعة یومَ یکوْنُ النَّاس کالفراشِ المبثوْث وتکوْنُ الجبال کالعهن المنفوْشِ فاما من ثقلتْ موازینه فهوَ فیْ عیشة رَّاضیةٍ واَمَّا من خَفَّتْ موازینه فامه هاویة ومآاَدْرٰکَ ماهیَه نار حامیة

ترجمۂ کنزالایمان : اللہ کے نام سے شروع جو بہُت مہربان رَحمت والا۔ دِل ہلانے والی، کیا وہ دَہلانے والی؟ اور تُو نے کیا جانا کیا ہے دَہلانے والی۔ جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے، اور پہاڑ ہونگے جیسے دُھنکی اُون۔ تو جس کی تولیں (یعنی وزن میں نیکیاں) بھاری ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والے گود میں ہے اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی؟ ایک آگ شُعلے مارتی۔

نازوں کا پلا کام نہ آئے گا

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت ماں اپنے بیٹے سے ملے گی اور کہے گی، اے بیٹے! کیا تُو میرے پیٹ میں نہ رہا، کیا تو نے میرا دودھ نہ پیا؟ بیٹا عرض کرے گا، اے میری ماں! کیوں نہیں۔ اِس پر ماں کہے گی، بیٹا! میرے گناہوں کا بوجھ بہُت بھاری ہے اس میں سے تُو صِرف ایک گناہ ہی اُٹھالے۔ بیٹا کہے گا، میری ماں! مجھ سے دُور ہوجا، مجھے اپنی فِکر لاحق ہے، میں تیرا یا کسی اور کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ (الرَّوضُ الفائق، ص ۱۸۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پسینے میں ڈُبکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ان تکلیفوں کے عِلاوہ، بھوکے پیاسے رہنے اور حساب وکتاب کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ وہاں پر عَرش کے سائے کے عِلاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا جو مُقرَّبِین ہی کو نصیب ہوگا۔ ان کے علاوہ وہ لوگ سُورج کی گرمی میں سِسکتے بِلکتے ہوں گے، کثرتِ اِزْدِحام کے باعث ایک دوسرے کو دھکے دے رہے ہوں گے، نیز گناہوں کی ندامت، سانسوں کی حرارت، سورج کی تَمازت اور خوف و دَہشت کے سبب پسینہ بہ کر زمین میں ستّر گز تک جَذْب ہوجائے گا پھر لوگوں کے گناہوں کے مطابق کسی کے ٹخنوں، کسی کے گھٹنوں، بعضوں کے سینوں اور بعضوں کے کانوں کی لَوتک چڑھے گا اور کوئی بدنصیب تو اُس میں ڈُبکیاں کھا رہا ہوگا۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس دِن لوگ تمام جہانوں کے پالنے والے کے حُضُور کھڑے ہوں گے تو بعض لوگوں کا پسینہ اِس قدر ہوگا کہ نِصف کانوں تک پہُنچ جائے گا۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۲۵۳۱ ج ۷ ص ۲۵۱ مطبوعہ دارالجکر بیروت)

پسینے کی لگام

ایک رِوایَت میں یوں ہے کہ نبیِ کریم، رؤُف رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قِیامت کے دِن سورج زمین کے قریب ہوجائے گا تو لوگوں کا پسینہ بہے گا بعض لوگوں کا پسینہ اُن کی اَیڑھیوں تک، بعض کا نِصف پنڈلیوں تک، بعض کا گھٹنوں تک، کُچھ کا رانوں تک، بعض لوگوں کا کمر تک اور کچھ کا کاندھوں تک اور کچھ کا گردن تک اور کچھ کا مُنہ تک پہنچے گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مُبارَک سے اشارہ فرمایا کہ وہ ان کو لگام ڈال دے گا اور بعض کو پسینہ ڈھانپ لے گا ورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارَک کو سرِ انور پر رکھا۔ (مُسندِ امام احمد رقم الحدیث ۱۷۴۴۴ ص ۱۴۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

پچاس ہزار سال تک نظر نہ فرمائے گا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پارہ ۳۰ سورۃ المُطَفِّفِین کی چھٹی آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی،

یوم یقوم النّاس لرب العلمِین ترجمۂ کنزالایمان: جس دِن سب لوگ ربُّ الْعٰلمین کے حضور کھڑے ہونگے۔

پھر فرمایا، ''تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ عزّ وجلّ تم سب کو جمع کرے گا، جیسے تَرکَش میں تیر جَمع ہوتے ہیں، پچاس ہزار سال تک تمہاری طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ (مجمع الزوائد رقم الحدیث ۱۱۴۷۶ ج ۷ ص ۲۸۵ مطبوعہ دارلفکر بیروت)

پچاس ہزار سال تک کھڑے رہیں گے

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تمہارا اُس دِن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال کی مقدار اپنے قدموں پر کھڑے ہونگے! اس میں نہ تو ایک لُقمہ کھانے کو ملے گا اور نہ ہی ایک گھونٹ پانی کا۔ حتّٰی کہ جب پیاس سے ان کی گردنیں سوکھ جائیں گی اور بھوک سے ان کے پیٹ جل جائیں گے تو انہیں جانبِ دوزخ لے جا کر کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تھک ہار کر باہم کلام کریں گے کہ آؤ دیکھیں اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں کسی کو سفارش کیلئے درخواست کریں اس طرح وہ انبیائے کِرام علیہم السّلام کی طرف رُخ کریں گے مگر وہ جس نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضِری دیں گے وہ انہیں دُور کردیں گے اور فرمائیں گے، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، مجھے میرے اپنے معاملے نے دوسروں سے بے نیاز کردیا ہے۔ نیز عُذر پیش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آج سخت غضب فرمایا ہے کہ اس قدر غضب اس سے پہلے کبھی نہ فرمایا اور نہ کبھی آیندہ فرمائے گا۔ حتّٰی کہ محبوبِ ربُّ العزّت، تاجدارِ رسالت، نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن کی اجازت ملے گی اُن کی شفاعت فرمائیں گے۔ (احیاءُ العُلوم ج ۴ ص ۵۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی مِرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

سزائیں کیسے برداشت ہوں گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قِیامت کی ہولناکیاں اور اہلِ مَحشر کی تکلیفوں کی یہ تو ایک جھلک ہے اور یہ پریشانیاں بھی حساب و کتاب اور جہنَّم کے عذاب سے پہلے کی ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ آج اگر ذرا سی گرمی بڑھ جائے تو ہم تڑپ اُٹھتے ہیں، رات کو اگر بجلی چلی جائے تو اندھیرے میں ہم پر وَحشت طاری ہوجاتی ہے، ایک وَقت کے کھانے میں تاخیر ہوجائے تو بھوک سے نِڈھال ہوجاتے ہیں، شدّتِ پیاس میں پانی نہ ملے تو سِسک جاتے ہیں گرمیوں میں، حَبس ہوجائے (یعنی ہوا چلنا رُک جائے) تو بے قرار ہوجاتے ہیں، سورج کی تَپِش کے سبب کثرتِ پسینہ پر بلبلا اٹھتے ہیں، ٹریفک جام ہوجائے تو بیزار ہوجاتے ہیں، آنکھ میں اگر گَرد کا ذرّہ پڑ جائے تو بے چین ہوجاتے ہیں، والِد صاحِب ڈانٹ دیں تو بُری طرح جھینپ جاتے ہیں، اُستاد صاحب

جھڑک دیں تو سہم جاتے ہیں۔ آہ! آہ! اگر نَماز قضا کرنے کے سبب آگ کا عذاب دے دیا گیا، رَمَضانُ المُبارَک کا روزہ تَرک کرنے کی وجہ سے اگر بھوک و پیاس مُسلّط کر دی گئی، زکوٰۃ نہ دینے کے باعِث اگر دہکتے ہوئے سکّے جسم پر داغ دیئے گئے، بدنِگاہی کرنے کے سبب اگر آنکھوں میں آگ بھر دی گئی، لوگوں کی خُفیہ باتیں، گانے باجے، غیبتیں، گندے چُٹکلے وغیرہ سُننے کی وجہ سے اگر کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیل دیا گیا، ماں باپ کی نافرمانی اور قَطعِ رِحمی (یعنی رشتہ داروں سے تعلّقات توڑ دینے) کے باعِث عذاب میں مبتلا کر دیئے گئے تو کیا کریں گے؟ اب بھی وَقت ہے مان جایئے، قِیامت کی راحت اور مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شَفاعت کے حُصول کے لئے صِدقِ دل کے ساتھ گناہوں سے توبہ کرلیجئے۔

کرلے توبہ ربّ عزّوجل کی رَحمت ہے بڑی   قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

قیامت میں آسانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! قِیامت کے ۵۰ ہزار سالہ دن میں جہاں کُفّار نا قابلِ برداشت تکالیف سے دوچار ہوں گے وہاں مؤمنین پر جھوم جھوم کر رَحمتیں برس رہی ہونگی، چُنانچہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہٴ قُدرت میں میری جان ہے کہ قِیامت کا دِن مومن پر آسان ہوگا حتّٰی کہ دُنیا میں فَرض نَماز کی ادائیگی سے بھی تھوڑا وَقت معلوم ہوگا۔ (مُسندِ امام احمد رقم الحدیث ۱۱۷۱۷ ج ۴ ص ۱۵۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اگر اسی طرح غفلت بھری زِندگی گزار کر دُنیا سے رُخصت ہوگئے اور گناہوں کے باعِث اللہ ورسول عزّوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ناراض ہوگئے اور اگر ایمان برباد ہوگیا تو خدا کی قسم! سخت پچھتاوا ہوگا۔ سنو! ۳۰ ویں پارے کی سورۃُ النّٰزِعٰت کی آیت نمبر ۳۴ تا ۴۱ میں فرمایا جارہا ہے۔

فاذا جآء ت الطامة الکبرٰی صلے یوم یتذکرُ الانسان ما سعٰی لا وبرزتِ الجحیم لمن یرٰی ۰

فاما من طغٰی لا واٰثر الحیوةَ الدنیا لا فاِن الجحیم ھی المأوٰی ط

واما من خاف مقام ربه و نھی النفس عنِ الھوٰی لا فان الجنةَ ھی المأوٰی ط

ترجمۂ کنزالایمان : پھر جب آئے گی وہ عام بڑی مصیبت سے سے بڑی (یعنی جب دوسری بار صُور پھونکنے پر لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے) اُس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی (یعنی دنیا میں جو بھی نیکیاں اور بدیاں کی تھیں اُن کو یاد کرے گا) اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی تو وہ جس نے سَرکشی کی (یعنی حد سے گزرا اور کُفر اختیار کیا) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک جہنم ہی اُس کا ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے ربّ کے حُضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نَفس کو (حرام چیزوں کی) خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔

یاربِّ مصطفےٰ عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں موت وقبر اور حشر کی تیاری کی توفیق دے، ہمارا ایمان سلامت رکھ اور نَزع روح میں آسانی دے، سکرات میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جلوہ نصیب فرما۔

نَزع کے وَقت مجھے جلوۂ محبوب دِکھا (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یاربّ عزّوجل

آمین بِجاہِ النّبی الاَمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

جھوٹ کا عذاب

جب بھی "جھوٹ" بولنے کا ارادہ ہو یہ روایت یاد کرکے خود کو ڈرائیے!

جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالمِ برزخ کا ایک عذاب مُلاحظہ فرمایا، جس میں ایک آدمی بیٹھا ہوا اور دوسرا کھڑا تھا، کھڑا ہوا آدمی لکڑی کے دستے والی لوہے کے سَنسی بیٹھے ہوئے شخص کی باچھ (یعنی ہونٹوں کا گوشہ) پکڑ کر چیرتا ہوا کندھے تک لاتا پھر دوسری طرف سے بھی اِسی طرح چیر ڈالتا پھر وہ پہلی طرف آجاتا، اُتنی دیر میں پہلے والی باچھ اصلی حالت میں آچکی ہوتی تو اب وہ اس کو پہلے ہی کی طرح چیرتا، بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا گیا، یہ کذّاب یعنی جھوٹا شخص ہے اِسے قِیامت تک قَبر میں یہ چیر پھاڑ کا عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مُلَخَّص از بُخاری ج اول ص ۱۸۵)

کرلے توبہ ربّ عزّوجل کی رَحمت ہے بڑی قَبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی